Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر : نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۲۳ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ ، ۱۲ فتح ۱۳۶۹ ہش ، ۱۲ دسمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۳۱

خدا سے تعلق باندھیں

"دعا ہی کے ذریعے خدا سے تعلق باندھا جائے ۔ جو جماعت احمدیہ کی طرح عالمگیر ہی نہیں بلکہ ساری کائنات کا مالک ہے ۔ اور اس کیساتھ ایسا تعلق باندھا جائے کہ ہر دوسرے انسانی تعلق سے وہ تعلق بڑھ جائے ۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ ۔ الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو جب انسان خدا سے مدد چاہتا ہے اور اپنے آپ کو عاجز جانتا ہے اور گردن فرازی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے ۔ ایک مکھی ہے کہ گندگی پر گرتی ہے اور دوسری کو خدا نے عزّت دی کہ سارا جہان اس کا شہد کھاتا ہے ۔ یہ صرف اسکی طرف جھکنے کی وجہ سے ہے ۔ پس انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں ۔ ناقل) پر کاربند رہے اور اسی سے توفیق طلب کرے ۔ ایسا کرنے سے انسان خدا کی تجلیات کا مظہر بھی بن سکتا ہے ۔ چاند جب آفتاب کے مقابل میں ہوتا ہے تو اسے نور ملتا ہے مگر جوں جوں اس سے کنارہ کشی کرتا ہے توں توں اندھیرا ہوتا جاتا ہے ۔ یہی حال ہے انسان کا ۔ جب تک اسکے دروازے پر گرا رہے اور اپنے آپ کو اس کا محتاج خیال کرتا رہے ۔ تب تک اللہ تعالیٰ اُسے اُٹھاتا اور نوازتا ہے ورنہ جب وہ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ ذلیل کیا جاتا ہے ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۶۰)

"ہم اسباب کے استعمال سے منع نہیں کرتے بلکہ رعائت اسباب بھی ضروری ہے کیونکہ انسانی بناوٹ بجائے خود اس رعایت کو چاہتی ہے ۔ لیکن اسباب کا استعمال اس حد تک نہ کرے کہ ان کو خدا کا شریک بنا دے بلکہ ان کو بطور خادم سمجھے جیسے کسی کو بٹالہ جانا ہو تو وہ یکہ یا ٹٹو کرایہ کرتا ہے تو اصل مقصد اسکا بٹالہ پہنچنا ہے نہ وہ ٹٹو یا یکہ ۔ پس اسباب پر کلی بھروسہ نہ کرے یہ سمجھے کہ ان اسباب میں اللہ تعالیٰ نے کچھ تاثیریں رکھی ہیں ۔ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو وہ تاثیریں بیکار ہو جائیں اور کوئی نفع نہ دیں ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۱۴۳)

ایک احمدی کا نمایاں اعزاز

احباب کو خوشی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک ہونہار اور ذہین احمدی نوجوان مکرم عمر شہاب خان ابن مکرم ایم اسلم خان صاحب ۔ کراچی نے بی آئی سی سی کراؤن فیلڈ ایف سی او اسکالر شپ (برطانوی ایوارڈ) ۹۰ - ۱۹۸۹ء حاصل کیا ہے ۔ یہ ایوارڈ حاصل کرنے والے وہ واحد پاکستانی ہیں ۔ پورے ایشیا سے اس ایوارڈ کے لئے تین افراد کو منتخب کیا گیا تھا ۔ باقی دو کا تعلق دیگر ایشیائی ممالک سے ہے ۔ اس سکالر شپ کے نتیجے میں عزیز موصوف کو "آپٹیکل فائبر سنسر ٹیکنالوجی" میں پی ایچ ڈی کروائی جائے گی ۔ اس سکالر شپ کا انتخاب برطانوی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں اور پرنسپلوں کی ایک کمیٹی کرتی ہے ۔ اب مکرم عمر شہاب صاحب کراؤن فیلڈ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی بریڈ فورڈ ۔ انگلستان میں اعلیٰ ٹیکنالوجی حاصل کریں گے ۔ گذشتہ دنوں کراچی میں ایک سادہ اور پُروقار تقریب میں برطانوی قونصلیٹ جنرل مسٹر ائن ایم ڈلاس نے یہ ایوارڈ عطا کیا ۔ اس تقریب میں چیف ایگزیکٹو پاکستان کیبلز لمیٹڈ (جو بی سی آئی سی برطانیہ کا ذیلی ادارہ ہے) مسٹر مشکور عالم بھی موجود تھے ۔

عزیز مکرم عمر شہاب نہایت ذہین نوجوان ہیں ۔ اس سے قبل وہ بی ای الیکٹرانکس یونیورسٹی آف انجنیئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ۔ کراچی سے فرسٹ کلاس تیسری پوزیشن حاصل کر چکے ہیں ۔

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲ - نومبر کو فرما چکے ہیں ۔ وعدہ جات تحریک جدید جماعتوں کی طرف سے آنے شروع ہو گئے ہیں ۔ سیدنا حضرت فضل عمر کا ارشاد ہے کہ

"جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو ۔"

جن جماعتوں نے ابھی تک نئے سال کے وعدے نہیں بھجوائے ان سے درخواست ہے کہ اپنے ٹارگٹ کے مطابق جلد از جلد وعدہ جات بھجوائیں ۔

خدا تعالیٰ کی طرف بڑھنے کا سفر نمازوں کے ذریعہ زندگی بھر جاری رکھو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"مجھے یاد ہے بچپن میں جب میں یہ تحریریں پڑھتا تھا تو بعض دفعہ اتنا خوف طاری ہو جاتا تھا کہ یوں لگتا تھا کہ میں تو اس قابل ہی نہیں کہ نماز کبھی پڑھ سکوں گا ۔ ایک عارف باللہ کا نماز کا تجربہ ہو اور وہ اس مضمون کو بڑی لذت کے ساتھ بیان کر رہا ہو تو ایک کمزور آدمی بعض دفعہ بے حوصلہ ہو جاتا ہے ۔ آدمی سمجھتا ہے کہ یہ تو اتنی بلند چیزیں ہیں کہ ہم بے چارے کہاں انہیں پا سکتے ہیں ، یہ تو ہو ہی نہیں سکتا ۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے جب آہستہ آہستہ ایک کام کو کرتے ہیں تو ہو جایا کرتا ہے ۔ اگر کوئی بلند چوٹی سر کرنی ہو تو شروع میں بلندی کو دیکھ کر انسان کے دل پر دہشت طاری ہو جاتی ہے ۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ میں اس چوٹی تک پہنچ سکوں گا ۔ لیکن قدم اٹھائیں اور آہستہ آہستہ طاقت کے مطابق حسب توفیق اس کی طرف بڑھنا شروع کریں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی طرف بڑھنے کا سفر تو زندگی بھر کا سفر ہے یہ اسی طرح طے ہو گا کہ کچھ تھوڑا سا سفر صبح طے کیا اور پھر دوپہر کو کچھ آرام کر لیا ۔ شام کو پھر تھوڑا سا سفر طے کر کے رات کو آرام کر لیا ۔ اس طرح کچھ نہ کچھ آگے بڑھتے رہو گے ۔ بہر حال جب آپ اس طریق پر حضرت (بانی سلسلہ) کے فرمودات کی روشنی میں اپنی نمازوں کو سنوارنا شروع کریں

باقی صہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۱۲ فتح ۱۳۶۹ ہش ۱۲ دسمبر ۱۹۹۰ء

آپس میں مدد کی عادت

غریبوں کی مدد کرنا کام تو امیروں کا ہے۔ کیونکہ مدد کرنے کیلئے وسائل کی ضرورت ہے اور وسائل امیروں ہی کے پاس ہوتے ہیں بلکہ امارت ہے ہی اس بات کا نام کہ کسی کے پاس وسائل موجود ہیں۔ لیکن وسائل از خود تو کچھ کر نہیں سکتے۔ روپیہ جیب میں ہو یا بینک میں ہو تو وہ از خود تو نہ جیب سے باہر آسکتا ہے اور نہ بینک سے۔ اس روپے کو جیب اور بینک سے باہر نکالنے کیلئے دل چاہیئے۔ یعنی ارادہ ہونا چاہیئے۔ اور عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ یہ دل اور یہ ارادہ ہی امیروں کے پاس مفقود ہوتا ہے۔ ان کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور مدد کرنے کا ارادہ کمزور۔ اس لئے امیروں کو اس طرف خاص طور پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر کوئی سائل آئے اور آپ اسے کچھ نہ دے سکیں تو اسے دھتکارنے کی بجائے اسے پانی ہی پلا دیں۔ اس میں نفسیات کا ایک بہت بڑا نکتہ پوشیدہ ہے اور وہ یہ کہ دھتکارنے سے دل اور بھی سخت ہوگا۔ اور پانی پلا دینے سے اس کیلئے مہربانی کے جذبات پیدا ہونگے۔ اور یہی جذبات آپ کو اس قابل بنا دیں گے کہ جب بھی آپ اس کی مدد کر سکیں ضرور کریں۔

امیروں کی طرف سے مدد کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کا خیال رکھیں۔ ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھ کر ایک دوسرے کے کام آئیں۔ مخلوق کی بھلائی کا خیال رکھیں۔

اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنی سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں

"دوسرے لوگوں کو چاہیئے کہ ایسے کاموں میں مخلوق کی بھلائی کا خیال رکھیں اور ان باتوں کو بھولیں نہیں جن سے اہلِ ملک کا فائدہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ بڑا عہدہ پا کر انسان خدا کو بھول جائے اور اس کا دماغ آسمان پر چڑھ جائے بلکہ چاہیئے کہ نرمی اور پیار سے کام کیا جائے"

حقیقت یہ ہے کہ اگر سب لوگ چاہے کتنے ہی غریب کیوں نہ ہوں ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہیں تو ایسی بہت کم باتیں رہ جائیں جن کے لئے امیروں کے وسائل کا سہارا لے کر مدد مانگنے کی ضرورت پیش آئے۔ غریب کا دل نرم بھی ہوتا ہے اور وہ دوسرے غریبوں کی مشکلات کا ادراک بھی رکھتا ہے۔ وہ اپنی تھوڑی پونجی سے مدد کرنی جانتا ہے اور اسے کرنی بھی چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر پائے پکاتے ہیں تو ہنڈیا میں تھوڑا سا زیادہ پانی ڈال لو تا کہ ہمسائے کو بھی اس سالن میں سے کچھ حصّہ دے سکو۔ یہ بھی نفسیاتی طور پر غریب کو غریب کی مدد کی تلقین کرنے والی بات ہے۔ پس آپس میں مدد کی عادت ڈالیئے اور اونچے لوگوں کی طرف کم نگاہ اٹھائیے۔

کوئی کس مرتبہ پہ جا ٹکا ہے
کسی نے کون سی پالی ہے منزل
کبھی سوچی نہیں ہے میں نے یہ بات
جبھی ہر حال میں خوش ہے مرا دل

ابوالاقبال

غزل

ان کو شکوہ ہے کہ ہجر میں کیوں تڑپایا ساری رات
جن کی خاطر رات لٹا دی چین نہ پایا ساری رات

اس سے شکوہ کون کرے کہ کیوں تڑپائے ساری رات
جو پریتم خود ہجر کے دکھ سے چین نہ پائے ساری رات

جگ والو کیا چاہت کا یہ روپ بھی تم نے دیکھا ہے
پریمی سکھ سے سوئیں پی کو نیند نہ آئے ساری رات

مجھ مورکھ کی اکھیئن میں تو پانی کی اک بوند نہیں
من موہن نے میری خاطر نیر بہائے ساری رات

نر بھاگی جو ہیں وہ سب تو لمبی تانے سوتے ہیں
بھاگوں والا رو رو ان کے بھاگ جگائے ساری رات

سورج کس کے پریم میں جلتا منوا لے کر گھومے ہے
کس کی کھوج میں چاند گگن کے چکّر کھائے ساری رات

لاج کی ماری سوچ رہی ہوں کیسے اس کی اور تکوں
ساجن جی کی سیوا کی نہ ناز اٹھائے ساری رات

روز ارادے باندھے، سوچا، رات تو اس کے نام کریں
بات یہ دن بھر یاد رہے پر یاد نہ آئے ساری رات

گھر ویران پڑے ہوں تو آسیب بسیرا کرتے ہیں
دل کی بستی پر منڈلائے دکھ کے سائے ساری رات

آدھی رات کی زاری اچھی جیون بھر کے رونے سے
بے کل من اب آدھی رات کے قرض چکائے ساری رات

ذہن ہے بوجھل، تن دکھتا ہے، من بھی جلتا انگارہ
ساری رات بھی سوئے پھر بھی سو نہ پائے ساری رات

ایک ذرا سی جان نے میری کیا کیا جھنجھٹ پالے ہیں
دن بھر کے سب جھگڑے سوچوں میں نپٹائے ساری رات

یوں بھی ہو کہ بیتا جو بھی بیتے من پہ بوجھ نہ ہو
اور کبھی بے بات کے میرا جی گھبرائے ساری رات

بھولی باتیں، بسرے قصے، سندر مکھڑے، پیارے لوگ
یادوں کی بارات نے کیا کیا رنگ جمائے ساری رات

اس نر اس کے سنگھم پر یہ جیون کب تک بیتے گا
دن کو خود ہی توڑے جو سپنے دکھلائے ساری رات

نظریں چھالا چھالا ہو گئیں جلتی دھوپ میں تکنے سے
ان پیالوں میں آشاؤں کے دیپ جلائے ساری رات

بن مانگے جو دان کرے کیا مانگے سے نہ دیوے گا؟
بیٹھ رہو اس در پہ جھولی کو پھیلائے ساری رات

ان نینوں کو یار نے پیار سے آگے بڑھ کے چوم لیا
جن نینوں نے بھی سچے موتی برسائے ساری رات

گیت کوی کے سن کے سر تو دھنتے ہو پر سوچا بھی؟
اس نے کتنی پیڑ سہی، کیا کشٹ اٹھائے ساری رات

امۃ القدوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

جانے کے بعد

ساڑھے گیارہ سال برطانیہ کی وزارت عظمیٰ کے عہدے پر رہنے کے بعد انکی اپنی پارٹی کی طرف سے باغیانہ رویوں کے پیش نظر مسز مارگریٹ تھیچر استعفیٰ دے گئی ہیں۔ اب وہ وزیر اعظم بھی نہیں ہیں اور ٹوری پارٹی کی صدارت سے بھی برخواست ہو گئی ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب وہ وزیر اعظم نہیں تھیں انہیں شمہ بھر بھی اس بات پر یقین نہیں تھا کہ کوئی عورت برطانیہ کی وزیر اعظم ہو سکتی ہے۔ بلکہ انہوں نے کھلم کھلا یہ کہا تھا کہ میری زندگی میں تو یقیناً برطانیہ میں کوئی عورت وزیر اعظم نہیں ہو سکتی۔ لیکن انکی یہ بات غلط ثابت ہوئی اور کسی اور خاتون کا تو کیا کہنا وہ خود ہی وزیر اعظم بن گئیں۔ باوجود اسکے کہ وہ ایک معمولی دوکاندار کی بیٹی تھیں اور سیاست میں انکے لئے کسی خاندانی وجاہت کا کوئی سہارا نہیں تھا۔

لیکن اب جب کہ وہ وزارتِ عظمیٰ چھوڑ چکی ہیں تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ وزارت عظمیٰ حاصل کرنے سے پہلے تو انہیں یہ خواہش تھی کہ خواتین کے لئے کچھ کیا جائے۔ حتیٰ کہ وہ وزیر اعظم بن سکیں۔ لیکن جب وہ خود وزیر اعظم بن گئیں تو ساڑھے گیارہ سال میں بہت سی لڑائیاں لڑنے کے باوجود انہوں نے خواتین کے لئے نہ کوئی لڑائی لڑی اور نہ ان کے لئے کوئی خاص مراعات حاصل کیں۔ بات یہ ہے کہ وہ سمجھتی رہیں کہ اگر ایک پنساری کی لڑکی از خود محنت کر کے اور آگے بڑھنے کی خواہش سے کہ وزیر اعظم بن سکتی ہے تو اس سے زیادہ عورتوں کو اور کیا حقوق دلوائے جائیں یعنی اگر وہ یہ محسوس کرتیں کہ ترقی کے لئے انکے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی جاتی ہیں اور وہ رکاوٹیں مردوں کی طرف سے ہوتی ہیں تو وہ یقیناً خواتین کے لئے کچھ نہ کچھ کر گذرتیں مگر اپنی ترقی نے انکو اس بات کا یقین دلایا کہ عورتوں کو مزید کسی سہارے کی ضرورت نہیں وہ اگر چاہیں تو انکی طرح ترقی کرتے کرتے وزیر اعظم بن سکتی ہیں۔ انکا خیال تھا کہ عورتوں کے پاس خاصی حد تک حقوق موجود ہیں اور ان حقوق سے زیادہ کی انہیں ضرورت نہیں بلکہ وہ یہ بھی کہتی تھیں کہ خواتین کے حقوق کی جنگ لڑی جا چکی ہے۔ اور اس میں خواتین کو فتح حاصل ہوئی ہے۔ ۱۹۸۲ء میں مسز تھیچر نے ایک اخبار نویس کو انٹرویو دیتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ وہ خواتین کے حقوق کے لئے کچھ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتیں۔ اگرچہ یہ بات وہ بار بار کہتی رہی ہیں کہ ان کی خواہش ہے کہ وہ پبلک لائف میں زیادہ عورتوں کو کام کرتے ہوئے دیکھ سکیں لیکن پبلک لائف میں آنے کے لئے انکے خیال میں عورتوں کو کسی سہارے یا کسی مدد کی ضرورت نہیں اگرچہ اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مالی سہارے کے بغیر وہ زیادہ آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ انہیں خود انکے خاوند کی طرف سے جو مالی سہارا ملا اسکے بغیر وہ شائد کچھ زیادہ حاصل نہ کر سکتیں۔ ان کے خاوند ایک امیر آدمی ہیں اور انکی امارت ہی نے تھیچر کے بہت سے سیاسی معاملات طے کرنے میں مدد کی۔ اب جبکہ مسز مارگریٹ تھیچر حکومت سے الگ ہو گئی ہیں تو حکومتی پارٹی یعنی کنزرویٹو پارٹی میں ایسی کوئی خاتون موجود نہیں ہے جو اپنے آپ کو مردوں کے درمیان مؤثر ثابت کر سکے۔ چنانچہ ایک اخبار کے کالم نویس نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اب پھر مرد ہی مرد اکٹھے ہو گئے ہیں۔ کابینہ میں عورتیں موجود تو ہیں لیکن وہ بہت چھوٹے چھوٹے عہدوں پر فائز ہیں۔

وہ لوگ جو ان پر کڑی تنقید کرتے ہیں وہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ مسز مارگریٹ تھیچر کا وزارت عظمیٰ کا عہدہ حاصل کر لینا اور لمبے عرصے تک وہاں ڈٹے رہنا ایک ایسی بات ہے جس سے تمام عورتوں کو حوصلہ افزائی ملی ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ ایک عورت بھی وزیر اعظم ہو سکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ برطانیہ کی کمیونسٹ پارٹی کی لیڈر مینا ٹمپل (MINA TEMPLE) نے کہا ہے کہ سوائے اس کے کہ انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ایک عورت بھی وزیر اعظم ہو سکتی ہے انہوں نے عورتوں کے لئے کوئی خاص کام نہیں کیا۔ اگرچہ بعض حقیقت پسند لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مسز تھیچر کے زمانے میں کئی قانونی موشگافیوں نے عورتوں کو بہتر حقوق کا حامل بنا دیا ہے۔ ایک قاعدے میں یہ بھی تبدیلی کی گئی کہ اگر عورت یہ ثابت کر سکے کہ جو وہ کام کر رہی ہے وہ اس کام کے برابر ہے جو کوئی مرد کر رہا ہے تو دونوں کی تنخواہ میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ اسی سال ملکی قانون میں انہیں اس بات کی بھی اجازت دے دی کہ وہ اپنے خاوند سے الگ اپنی رقم پر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ دار ہونگی۔ لیکن یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ برطانیہ میں کئی ایسی تبدیلیاں اسلئے واقع ہوئی ہیں کہ یوروپ میں ان تبدیلیوں کی ہوا چل رہی ہے نہ اس لئے کہ برطانیہ میں خواتین کی کسی تحریک کے نتیجے میں وہ یہ حقوق حاصل کر سکتی ہیں۔ دراصل مسز تھیچر کو یہ خیال رہا ہے کہ خواتین کو محض خواتین ہونے کی وجہ سے کسی قسم کے حقوق کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیئے یعنی معاشرے میں مردوں اور عورتوں کو برابر محنت کر کے اپنے لئے جو وہ حاصل کر سکتے ہیں حاصل کرنا زیادہ مناسب ہے جب ۱۹۷۹ء میں وہ انتخاب میں کامیاب ہوئیں تو کہا جاتا تھا کہ انکی کامیابی نے عورتوں کو اس لئے خوش کیا کہ وہ دو بچوں کی ماں اور نہایت اچھی زندگی گذارنے والی بیوی ہیں اور اس سے حکومت پر یہ اثر پڑے گا کہ ایسی عورتیں بہتر کام کر سکتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انکی اپنی پارٹی کی طرف سے بغاوت کے جو آثار ظاہر ہوئے ان میں سب سے زیادہ انکے سخت رویوں کا ہاتھ تھا۔ انہیں فولادی خاتون کہا جاتا تھا۔ لیکن فولادی خاتون اگر ہر معاملے میں فولادی ہی ثابت ہونا چاہے تو یقیناً اسے پسند نہیں کیا جائے گا۔ انکی خوبیوں میں ایک خوبی جو بہت نمایاں ہو کے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ آغاز میں انکے سوویت یونین سے تعلقات زیادہ اچھے نہیں تھے انہوں نے میخائل گورباچوف کو یوروپ کے سامنے پیش کیا اور حالات بہتر سے بہتر ہوتے چلے گئے۔ انکے سوانحی خاکوں میں انکی والدہ کا بہت کم ذکر ملتا ہے جب کہ انکے والد کا کردار خاصا نمایاں ہے۔

امریکہ کا نیا قانون امیگریشن

گذشتہ روز صدر بش نے ایک ایسے بل پر دستخط کئے ہیں جس کے ذریعے آئندہ ۳ سال میں زیادہ لوگ امریکہ میں داخل ہو سکیں گے اور وہاں پر رہائش کے ویزے حاصل کر سکیں گے۔ یہ تبدیلی گذشتہ ۲۵ سال کے دوران پہلی بار کی گئی ہے۔ اس تبدیلی کے ذریعے ۵ لاکھ ۴۰ ہزار افراد کی بجائے سات لاکھ افراد کو ۱۹۹۲ء سے ۱۹۹۴ء تک امریکہ میں داخل ہو کر وہاں رہائش اختیار کرنے کا اختیار مل جائے گا۔ یہ ویزے ۱،۲ ملین لوگوں کو دئے جائیں گے ان میں سے اکثریت اپنے رشتہ داروں کی وجہ سے وہاں جا سکے گی۔ اس تعداد میں ان لوگوں کو شامل نہیں کیا گیا جو وہاں مہاجر کے طور پر جاتے ہیں یا سیاسی پناہ لیتے ہیں سیاسی پناہ لینے والوں کی سال رواں میں تعداد ایک لاکھ اکتیس ہزار رہی ہے۔ اگرچہ بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس بل کے ذریعے خاصی زیادہ تعداد میں لوگ امریکہ میں رہائش پذیر ہو سکیں گے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس صدی کے آغاز میں جبکہ تعداد میں لوگ وہاں پہنچ کر قیام کرتے تھے۔ ان کی تعداد اس سے بہت زیادہ تھی۔ ۱۹۰۷ء میں ۱،۳ ملین لوگ امریکہ میں داخل ہوئے تھے۔ وائٹ ہاؤس جو صدر امریکہ کی رہائش گاہ ہے میں ایک موقعے پر صدر بش نے کہا کہ یہ بل جس پر میں نے اب دستخط کئے ہیں یہ ان لوگوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا جن کے رشتہ دار یہاں آکر ایسی تجارت کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے امریکیوں کو بھی نوکریاں ملیں گی۔ دراصل اس قانون کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ان خاندانوں کی مدد کی جائے جن کے رشتہ دار جن کی کل تعداد ۵ لاکھ بیس ہزار ہے آنا چاہتے ہیں لیکن امریکہ نہیں آ سکے۔ اب اس تعداد میں ویزے فوری طور پر جاری کئے جائیں گے۔ آئرلینڈ، اٹلی، پولینڈ اور ایسے ہی دوسرے ممالک سے آنے والوں کے لئے ۴۸،۰۰۰ ویزے رکھے گئے ہیں۔ فلپائن کے ۵۰۰۰۰ افراد جنہوں نے امریکہ کی فوج میں نوکری کی خدمات سرانجام دی تھیں۔ جنگ دوئم میں انہیں بھی یہ ویزے جاری کئے جا رہے ہیں۔ ان سب کو امریکہ کی شہریت دے دی جائے گی۔

تعلیم القرآن

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔ ان سے سوال کیا جائے گا کہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس نعمت یعنی قرآن کریم سے جو انہیں حاصل تھی کیوں محروم کیا؟"

(خطبہ جمعہ الفضل ۳ فروری ۱۹۶۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری شبیر احمد

صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے بارے میں

چند دلنشیں یادیں

۱۹۳۲ء میں جبکہ خاکسار کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں نویں جماعت میں داخل کروایا گیا تو میرے والد محترم نے میری رہائش کا انتظام میرے بڑے بھائی ڈاکٹر رشید احمد صاحب کے ساتھ کیا جو ان دنوں محلہ باب الابواب میں رہائش پذیر تھے اور احمدیہ بازار میں دندان سازی کا کام کرتے تھے۔

ایک شام میں نے اپنے مکان کے دروازے پر دستک سنی۔ باہر نکلا تو ایک معصوم بھولے بھالے نوجوان کو دیکھ کر بے انداز خوشی ہوئی۔ ان کے ساتھ ایک اور نوجوان بھی تھے جن کا نام غالباً جلال الدین تھا۔ اس بھولے بھالے نوجوان کو میں اپنی کلاس میں دیکھ چکا تھا۔ اور یہ معلوم کر کے کہ یہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ہیں اور ہمارے محبوب امام حضرت فضل عمر کے صاحبزادے ہیں میری خوشی کی کوئی انتہاء نہ رہی کیونکہ خاکسار تو کلاس کے پہلے دن سے ہی اس معصوم نوجوان کے تقرب کا متمنی تھا۔ میرے غریب خانہ پر ان کا اچانک تشریف لانا میرے لئے جس قدر فخر و انبساط کا باعث ہوا وہ بیان سے باہر ہے۔ آپ نے میرے باہر نکلنے پر سلام دعا کے بعد دریافت کیا۔ کیا آج ٹیوٹوریل (TUTORIAL) گروپ میں آپ ہی نے نظم پڑھی تھی؟ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ان دنوں ہر جمعرات کو سکول کے بعد تربیتی اجلاس ہوا کرتا تھا۔ جس گروپ میں خاکسار تھا اس کے ٹیوٹر میرے بہت ہی شفیق اور بزرگ استاد حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی تھے (جو بعد میں میرے سمدھی بھی بن گئے) وہ بھی خوش الحانی کے بڑے قدردان تھے ان کی طرف سے بھی بہت حوصلہ افزائی ہوئی۔ خاکسار نے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے جواب عرض کیا۔ نظم تو میں نے ہی پڑھی تھی مگر آپ کو کیسے علم ہو گیا۔

"ہمارا ٹیوٹوریل گروپ بھی قریب کے کمرے میں ہی ہفت روزہ اجلاس میں مصروف تھا اور آپ کی آواز ہمارے کمرے تک آ رہی تھی۔" صاحبزادہ صاحب نے جواب دیا۔

میری خوش قسمتی انہوں نے مجھے اپنے ساتھ سیر کے لئے نکلنے کی دعوت دی اور ہم تینوں خراماں خراماں حضرت میاں شریف احمد (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے فارم تک جا پہنچے۔ وہاں آموں کے درخت تھے سرسبز و شاداب ماحول میں ایک جگہ ہم بیٹھ گئے۔ بیٹھتے ہی صاحبزادہ صاحب نے فرمایا "شبیر صاحب کوئی نظم سنائیں"۔ ان دنوں درثمین کی ایک نظم۔

؎ "اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے"

میں اکثر دوستوں کی فرمائش پر سنایا کرتا تھا۔ چنانچہ یہ نظم صاحبزادہ صاحب سے تقرب اور مستقل دوستی کی بنیاد بن گئی۔

آپ نے میری نظم کی اتنی قدر دانی فرمائی کہ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گھروں میں مختلف جگہوں پر مجھے دعوت دے کر نظم خوانی کروائی گئی۔ ایک مرتبہ حضرت فضل عمر کی کوٹھی دارالحمد میں بھی موقعہ فراہم کیا گیا۔ غالباً یہ دعوت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو ان دنوں مولوی فاضل کا امتحان دے رہے تھے، کی فرمائش پر تھی کیونکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے صاحبزادہ مبارک احمد صاحب نے مجھے برآمدہ میں بٹھا کر فرمایا کہ یہاں سے بلند آواز سے نظم سناؤ۔ چنانچہ تعمیل ارشاد میں خاکسار نے ایک نظم سنائی۔

اسی طرح کبھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) کی بیٹھک میں اور کبھی کسی دوسرے گھر کی بیٹھک میں یہ خوشگوار خدمت کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔

آج وہ پیارا باوفا اور معصوم وجود ہم میں موجود نہیں۔ اپنے مولائے حقیقی کی آغوشِ رحمت میں پہنچ چکا ہے۔ مگر میری آنکھوں کے سامنے اس پیارے وجود کے بے شمار واقعات اور احسانات ایک فلم کی طرح رواں دواں ہیں۔ ان کو مجھ ایسے بے مایہ کم علم انسان کے لئے احاطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں البتہ ان میں سے چند میٹھی یادوں کے طور پر دہرانے کی کوشش کرتا ہوں۔

صاحبزادہ صاحب کے بارے میں جو مضامین اشاعت پذیر ہو رہے ہیں ان میں ان کی معصومیت کا ذکر قدر مشترک ہے اور یہی وہ نمایاں خوبی ہے جس کا میرے دل پر گہرا نقش ہے۔ ہمعصر اور ہم جماعت اور باہم دوست ہونے کے باعث انسان کسی نہ کسی وقت کسی نہ کسی کمزوری سے آگاہ ہو جاتا ہے مگر خاکسار نے مسلسل دو سال کے تقرب اور دوستی میں ان کی معصومیت سے بھری ہوئی عادتوں کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔

صاحبزادہ صاحب متعدد کھیلوں میں حصہ لیتے تھے لیکن آپ کو زیادہ مرغوب کرکٹ کا کھیل تھا۔ میرا رجحان زیادہ تر ہاکی کے کھیل کی طرف رہا۔ ایک دن مجھے فرمانے لگے۔ "آپ سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ کرکٹ کے آپ اچھے کھلاڑی ہوں گے۔" اس خوش فہمی سے مجھے اپنی ٹیم میں کھلایا تو میں اچھا کھلاڑی ثابت نہ ہوا۔ ان کی خواہش تھی کہ ہاکی کے علاوہ میں کچھ نہ کچھ سیکھ جاؤں مگر مجھے ہاکی ہی مرغوب رہی۔ پڑھائی میں بھی میرا ایک مضمون سخت قابل توجہ تھا یعنی الجبرا میرے لئے بڑی زحمت کا سامان رکھتا تھا۔ صاحبزادہ صاحب سارے مضامین میں بڑے ہوشیار تھے۔ الجبرا میں میری کمزوری دور کرنے میں خاصی مدد کرتے رہے۔ انگریزی میں طاق کرنے کے لئے میرے شفیق استاد محترم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی بہت مددگار ثابت ہوئے ان دنوں اس مضمون کے بغیر گذارہ نہ تھا سائنس تاریخ جغرافیہ وغیرہ کے امتحانی پرچے انگریزی میں ہوتے تھے اور انگریزی میں ہی جوابات لکھنے ہوتے تھے سو قادیان کے شفیق اور بزرگ استاد جن میں حضرت مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر بھی شامل تھے۔ اپنے شاگردوں کی تعلیم و تربیت کا ایسا ہی خیال رکھتے تھے جیسا کہ انسان اپنے بچوں کا خیال رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو حسنات دارین سے نوازے۔

صاحبزادہ صاحب کو دو امور میں میں اپنا استاد گردانتا ہوں۔ مڈل تک کی کلاسوں تک گھوڑ سواری کا کبھی موقعہ نہ ملا تھا۔ صاحبزادہ صاحب کی دوستی کے طفیل ایک دن دارالانوار کے میدان میں کرکٹ کھیلنے کے بعد گھوڑ سواری کا موقعہ ملا۔ صاحبزادہ صاحب ایک قوی ہیکل گھوڑا لے آئے اور مجھے بااصرار اس پر سوار کروایا۔ یہ معلوم کر کے مجھے گھوڑ سواری کا کوئی تجربہ نہیں گھوڑے کی لگام تھامے رکھی کہ کہیں پہلے دن ہی گھوڑ سواری کوئی تماشہ نہ بن جائے آپ کی اس حوصلہ افزائی سے بعد کی زندگی میں گھوڑ سواری کئی مرتبہ کام آئی خصوصاً ربوہ میں خدام کی تنظیم میں یہ تربیت کام آئی۔ دوسرا ہنر تیراکی کا آپ سے سیکھا اور وہ بھی ہنسی ہنسی میں۔ قادیان سے چند میل کے فاصلہ پر ایک نہر تھی جہاں آخری جمعرات کو تعطیل کے دن اکثر اہلِ قادیان پکنک منانے جایا کرتے تھے۔ ایسی ہی ایک تقریب میں ہم چند دوستوں کا گروپ بھی شامل تھا۔ صاحبزادہ صاحب کا اپنے کزن صاحبزادہ منیر احمد صاحب کے ساتھ چولی دامن کا ساتھ تھا۔ دونوں صاحبزادے خاکسار سے بہت بے تکلف تھے۔ کہنے لگے آؤ آج شبیر کو تیرنا سکھائیں چنانچہ دونوں نے مل کر "ایک دو تین" کہہ کر مجھے نہر میں پھینک دیا۔ مجھے اپنی جان بچانے کے لئے مجبوراً ہاتھ پاؤں مارنے پڑے اس طرح ہنسی ہنسی میں تیرنا آ گیا۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی ایک معصومیت کا پہلو یوں دیکھا کہ آپ اپنے والدِ نامدار حضرت فضل عمر سے عام بچوں کی طرح بے تکلفی سے نہیں بات کرتے تھے۔ آپ کو حضور کے سامنے بڑا مؤدب اور خاموش دیکھا گیا۔

قادیان میں جب میٹرک کے طلباء میٹرک کے امتحان سے فارغ ہو جاتے تھے تو ان کی الوداعی ملاقات حضرت فضلِ عمر سے کروائی جاتی تھی۔ اس انتظام کے تحت جب ہماری کلاس کو حضور سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا تو میں نے دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب سب سے پچھلی قطار میں بیٹھے رہے اور جب حضور انور نے از خود دریافت فرمایا کہ منور تمہارے پرچے کیسے ہوئے تو تب آپ نے جواب دیا کہ اچھے ہو گئے ہیں۔

اس موقعہ پر حضرت فضلِ عمر کی سیرت کا ایک خوبصورت پہلو یہ بھی سامنے آیا کہ ہم طلباء میں ایک طالب علم تھے جو دو سالہ مشاہداتِ قادیان کے نتیجہ میں بیعت کرنے کے خواہاں ہوئے۔ حضور نے فوراً بیعت لینے کی بجائے پہلے سمجھایا کہ بعض طلباء یہاں کے پاکیزہ ماحول سے متاثر ہو کر بیعت تو کر لیتے ہیں مگر جب اپنے عزیزوں میں واپس جاتے ہیں تو بعض مخالفانہ دباؤ برداشت نہیں کر سکتے اس لئے آپ مزید غور کر لیں۔ مگر اس طالب علم نے کہا کہ میں نے اچھی طرح سوچ سمجھ لیا ہے میری بیعت قبول فرمائی جائے چنانچہ حضور نے اس کے اصرار پر بیعت لی اور ہم سب حاضرین نے بھی بیعت کے الفاظ دہرائے اور اس طرح ہماری یہ الوداعی ملاقات بہت بابرکت اور تاریخی حیثیت

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصیات

فاطمہ احمد ابراہیم (سوڈانی)

فاطمہ احمد ابراہیم ان کا نام ہے اور اس وقت ان کی عمر ۶۰ سال ہے لیکن یوں لگتا ہے کہ اب بھی وہ بالکل اپنی نوجوانی کی طرح اپنے کام میں مصروف ہیں۔ ان کا کام ہے عورتوں کے لئے حقوق کا حاصل کرنا اور یہ خیال انہیں اس وقت آیا جب وہ سکول میں طالبہ تھیں اور برطانوی حکومت نے طالبات کے سکولوں سے سائنس کے تمام مضامین ختم کر دیئے تھے اور یہ اس لئے کیا گیا تھا کہ عورت کا اصل مقام اُس کا گھر ہے اور اسے صرف وہی کچھ آنا چاہیے جو اس کے گھر سے یا گھر کے نظام سے تعلق رکھتا ہے اس وقت انگریزوں کا یہ خیال تھا کہ اگر سوڈان کی لڑکیاں سائنس وغیرہ پڑھ گئیں تو وہ ایسے شعبوں میں داخلے کی کوشش کریں گی۔ جو فی الحقیقت مردوں کے لئے مخصوص ہیں فاطمہ احمد کو یہ بات بری لگی اور انہوں نے اس بات کے خلاف کوشش شروع کر دی۔ ۱۹۵۲ میں انہوں نے سوڈانی خواتین کی ایک یونین قائم کی اس وقت تک اس کے علاوہ اور کوئی خواتین کی یونین نہیں تھی اس یونین کا اصل کام اقتصادی سماجی اور سیاسی حقوق حاصل کرنا تھا۔ انہوں نے اپنا ایک مجلہ ومنز وائس خواتین (WOMEN'S VOICE) کی آواز شروع کیا اور یہ بھی اس وقت تک واحد مجلہ تھا جسے عورتوں نے جاری کیا فاطمہ احمد نے اس کی ادارت کی ذمہ داری بھی قبول کر لی۔

چونکہ حکومت اس وقت مذہبی امور کو سامنے لا کر ان کے خیال میں عورتوں کے حقوق کو دبا رہی تھی۔ فاطمہ احمد نے اپنے مذہب کا نہایت گہرائی میں مطالعہ کیا اور یہ محسوس کیا بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ یہ معلوم کیا کہ ان کا دین انہیں برابر کے حقوق دینے سے انکار نہیں کرتا بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اگرچہ اس وقت انہیں یہ بھی پتہ چلا یا انہوں نے یہ سمجھا کہ ان کا دین تعدد ازدواج کی اجازت نہیں دیتا یہ انکے اپنے مطالعے کا حاصل تھا۔ جب ۱۹۶۵ میں سوڈانی خواتین کو ان کے سیاسی حقوق ملنے شروع ہوئے تو پہلے انتخابات میں فاطمہ احمد نے انتخاب لڑا اور پارلیمنٹ کی ممبر بن گئیں۔ ۱۹۶۶ میں ان کی شادی ایک لیبر لیڈر الشافعی احمد الشیخ سے ہوئی جو سوڈانی ٹریڈ یونین کے جنرل سیکٹری اور انٹرنیشنل ٹریڈ یونین فیڈریشن کے نائب صدر تھے۔ ان کا ایک بیٹا ہے جو اب میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہے لیکن جب یہ بیٹا صرف دو سال کا تھا تو ۱۹۷۲ میں اس کے باپ کو صدر نمیری کی حکومت نے تختہ دار پر چڑھا دیا۔ کہتے ہیں کہ پہلے ان کو شدید قسم کی سزائیں دی گئیں اور اس کے بعد انہیں پھانسی کے تختہ پر چڑھا دیا گیا۔

فاطمہ احمد ابراہیم بھی کئی دفعہ جیل جا چکی ہیں آخری دفعہ ۱۹۸۴ میں وہ جیل گئیں جب انہوں نے نمیری کی پالیسیوں سے اختلاف کیا اور انہیں طبی امداد کے لئے لندن جانے سے روک دیا گیا انہیں ایک ایمرجنسی فوجی عدالت کے سامنے پیش کیا گیا لیکن ہجوم نے ہلہ بول کر اس عدالت کو گھیرے میں لے لیا اور اس طرح فوجیوں نے اسی میں خیریت سمجھی کہ فاطمہ احمد کو رہا کر دیا جائے بہانہ یہ بنایا گیا کہ فاطمہ احمد کو وقفے وقفے سے پاگل پن کے دورے پڑتے ہیں لیکن وہ آج بھی اپنے اغراض و مقاصد کو سامنے رکھ کر مصروفِ عمل ہیں۔ انہوں نے اپنے اغراض و مقاصد کی جو تفصیل دی ہے وہ یہ ہے کہ خواتین کو حقیقی طور پر سیاسی امور میں عمل دخل کا حق ملنا چاہیے اور انہیں ایسی سطح پر لے جایا جانا چاہیے جہاں وہ فیصلے کر سکیں۔ وہ خاتونِ خانہ کے لئے بہتری پیدا کرنے کی خاطر قوانین بنوانا چاہتی ہیں یعنی سوشل سیکورٹی صحت کا خیال رکھا جانا اور خاندانی منصوبہ بندی۔ وہ چاہتی ہیں کہ عورتوں کو حقیقی طور پر ایسے حقوق حاصل ہوں کہ وہ کام کر سکیں تعلیم حاصل کر سکیں اور زیادہ بہتر زندگی بسر کرنے کے مواقع انہیں حاصل ہو سکیں۔ جہاں صاف پانی میسر نہیں ہے وہ کوشش کر رہی ہیں کہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی ملے صحت کے لئے ضروری ادویہ ملیں اور ضروری امور سے آگاہی دی جائے وہ یہ بھی چاہتی ہیں کہ سارے ملک میں رسل و رسائل کا انتظام بہتر ہونا چاہیئے وہ سوڈان کے جنوبی حصہ میں سول وار کو ختم کرنا چاہتی ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ امن قائم ہو جمہوریت ہو سماجی عدل ہو اور ایک دوسرے سے دوستی کی بنا پر سب مِل جل کر رہ سکیں وہاں کے لوگوں کو اقتصادی اور سیاسی آزادی ملنی چاہیئے۔

یہ ہیں وہ مقاصد جن کے لئے فاطمہ احمد ابراہیم تن من دھن کی بازی لگا کر کام کر رہی ہیں ان کی کامیابی یقیناً سوڈانی کی خواتین کی کامیابی کہلا سکتی ہے اور اس کام کے لئے انہیں بہت سی خاتون کارکن چاہئیں جو ان کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے ہو کر لڑ سکیں ان اغراض و مقاصد کو مقبول بھی بنائیں اور ان کے مطابق نتائج حاصل کرنے میں ان کی مدد کریں۔ جو درحقیقت ان ساتھیوں کی اور سوڈان کی تمام عورتوں کی اپنی مدد ہو گی۔

(ان۔س)

عبدالباسط شاہد

ایک مُفید نسخہ

امریکہ کے ایک مشہور طبی رسالہ کے مطابق آپ کے ڈاکٹر جلد ہی آپ کو اچھی صحت کے حصول کے لئے یہ مشورہ دیا کریں گے کہ آپ روزانہ ورزش۔ متوازن خوراک اور خدمت خلق کا التزام کریں۔ جی ہاں بے لوث خدمت اچھی صحت کے حصول کے لئے نہایت اہم اور بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ مشی گن یونیورسٹی کے محققین کے ایک گروہ نے ۲۷۰۰ مریضوں کا چودہ سال تک مسلسل جائزہ لینے کے بعد بتایا کہ باہم اچھے تعلقات کی کمی شرح اموات کو دوچند کر دیتی ہے اور اس کے مقابل مل جل کر اچھی طرح رہنا زندگی کے امکان کو زیادہ کرتا ہے۔ ان کی تحقیق کے دوران غیر سوشل افراد میں شرح موت ۲½ گنا زیادہ رہی۔ YALE یونیورسٹی کی لیزا اور اس کے ساتھیوں نے کیلیفورنیا کے ایک علاقہ میں ۷۰۰۰ افراد پر نو سال سے زیادہ عرصہ تحقیق کی۔ اس کا نتیجہ بھی یہی تھا کہ وہ لوگ جو الگ تھلگ رہتے ہیں اور دوست نہیں بناتے ان کی شرح اموات دوسروں کے مقابل دوچند ہے قطع نظر اس کے کہ وہ کس خاندان۔ نسل یا قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور امیر ہیں یا غریب۔

محققین اب اس امر پر بھی تحقیق کر رہے ہیں کہ مندرجہ بالا نتائج کی وجہ کیا ہے؟ ایک ماہر نفسیات کا خیال ہے کہ آپ کسی کی مدد کر کے یا اسے خوشی پہنچا کر صرف اس کے ہی تناؤ اور دباؤ میں کمی کا باعث نہیں بنتے بلکہ اس طرح خود آپ کے اعصابی تناؤ اور دباؤ میں بھی کمی آتی ہے جو آپ کی صحت پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ خدمت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی خوشی کا احساس دماغ کے اعصاب کے لئے قدرتی سکون بخش چیز ہے۔ سائنسدانوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ بے لوث خدمت اور نفع رسانی مرض کے ازالہ و مقابلہ کے نظام کو مدد دیتی ہے۔ کیونکہ دماغی لہریں اور مرض کے مقابلہ کا طریق باہم مل کر ہی بہتر کام کرتے ہیں۔ عصبی نظام دماغ سے اٹھنے والی لہروں کو ہڈیوں کے گودے سے ملاتا ہے اور یہی وہ چیز ہے جو بیماری کے مقابلہ کی صلاحیت پیدا کرتی ہے سائنسدان متفقہ طور پر یہ امر تسلیم کرتے ہیں کہ دل کی بیماریاں خود آپ کے طرز عمل اور دوسروں سے سلوک پر منحصر ہیں۔ دوسرے لوگوں سے تصادم و مقابلہ کی کیفیت دل کی بیماریوں میں اضافہ کرتی ہے۔ جنوبی فلوریڈا یونیورسٹی کے ماہر نفسیات مسٹر چارلس کی تحقیق بتاتی ہے کہ وہ لوگ جو ہر کام میں تیزی و تندی سے کام لیتے ہیں وہ دل کی بیماریوں کے امکان میں اضافہ کرتے ہیں ایک اور ماہر نفسیات بھی یہی بتاتے ہیں کہ غصہ۔ تحمل و یادداشت کی کمی اور خواہ مخواہ دوسروں پر برتری کا خیال امراض قلب میں اضافہ کا باعث ہیں۔

ڈرہم کے ڈیوک میڈیکل سنٹر کے محققین کا کہنا ہے کہ جتنا زیادہ مقابلہ و مخالفت کا انداز ہو گا اتنا ہی دل کی شریانوں پر بوجھ زیادہ ہو گا۔ میری لینڈ یونیورسٹی کے مسٹر جیمز کے نزدیک وہ لوگ جو بات اچھی طرح نہیں سنتے۔ بات ختم ہونے سے پہلے ہی جواب دینے پر تیار ہوتے ہیں۔ ان پر بلڈ پریشر بآسانی حملہ کر سکتا ہے۔

دباؤ۔ خوراک اور صحت کے مصنف بانی مدیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ: غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

آندرے اگاسی کی غیر متوقع کامیابی

امریکہ کے نوجوان کھلاڑی آندرے اگاسی نے عالمی نمبر ایک سویڈن کے سٹیفن ایڈبرگ کو غیر متوقع طور پر شکست سے دوچار کر دیا فرینکفرٹ میں منعقدہ عالمی ٹینس ٹورنامنٹ کے فائنل میں اگاسی نے اپنے سے کہیں زیادہ تجربہ کار ایڈبرگ کو ۵/۷، ۷/۶، ۷/۵ اور ۶/۲ سے ہرا دیا۔

اگاسی پہلے امریکن کھلاڑی ہیں کہ جنہوں نے ۱۹۸۵ء کے بعد یہ ٹورنامنٹ جیتا۔ اس سے پہلے یہ ٹورنامنٹ جان میکنرو نے ۱۹۸۵ء میں جیتا تھا۔

بیس بال میں جاپان کے ہاتھوں امریکی ٹیم کی شکست

بیس بال میں امریکہ نے ہمیشہ اپنی بالادستی قائم رکھی ہے۔ تاہم گذشتہ دنوں امریکہ کی پروفیشنل آل اسٹار بیس بال ٹیم اچانک جاپانی ٹیم سے شکست کھا گئی۔ پہلے ایک پھر دو مگر پھر اکٹھے مقابلوں میں بازی جاپان کے ہاتھ رہی۔ جس سے بیس سال کے شائقین اور امریکی مبصرین یہ بات سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ کیا بیس بال میں ان کی برتری کا خاتمہ ہونے والا ہے۔

جاپان کی فتوحات کو سپورٹس رائٹرز اور مبصرین نے مختلف انداز سے سراہتے ہوئے لکھا ہے کہ امریکہ کی ٹیم کو آؤٹ کلاس کرنے میں جاپان نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ جاپان ٹیم نے اپنا کھیل بہت زیادہ امپروو کیا ہے جبکہ امریکی کھلاڑی ان کے سامنے کھل کر نہیں کھیل سکے۔ امریکن کو بے بس کر دینا یقیناً اس بات کی نشان دہی ہے کہ جاپان بیس بال میں عنقریب امریکہ سے نمبر ایک کی پوزیشن ہتھیا لے گا۔

پیلے کی دوبارہ واپسی کی خواہش

سپورٹس کے ممتاز رپورٹر رونیڈی کول نے لکھا ہے۔ پیلے جو اب افسانوی کردار بن گیا ہے۔ اور دنیا بھر میں کھیلوں کے شائقین میں عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اب اس عظیم کھلاڑی نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ اپنے ملک کی قیادت کرنا چاہتا ہے۔ اس نے فٹ بال کے متعلق بہت سی سرد اور گرم باتیں بھی کیں۔ گزشتہ ہفتے ملن کے مقام پر جہاں پیلے ایک نمائشی میچ میں شرکت کی غرض سے پہنچا تھا اس نے کہا کہ وہ برازیل کو اتنا بڑا، اتنا امیر اور اتنا تباہ حال نہیں دیکھنا چاہتا۔ ۵۰ سال کی عمر میں پہنچنے کے باوجود وہ بالکل فٹ نظر آتا تھا اس نے نوجوان کھلاڑیوں کے متعلق کہا کہ دنیا نوجوانوں کے حوالے سے پہچانی جاتی ہے اور اس حقیقت کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔ لیکن پیلے کہتے ہیں کہ ان کھلاڑیوں کو سخت محنت کرنی چاہیئے۔ لیکن اس نے اس بات کی تردید کی کہ وہ صدارتی انتخابات میں حصہ لے گا اس نے کہا کہ فٹبال کو کک لگانا ہی اس کی خواہش اور تمنا ہے اور اس میں اسے جو لطف حاصل ہوتا ہے اس کا اظہار ممکن نہیں

ریلوے انٹر ڈویژنل ہاکی چیمپئن شپ

پاکستان ریلوے لاہور ڈویژن کی ٹیم نے انٹر ڈویژنل ہاکی چیمپئن شپ کے فائنل میں ہیڈ کوارٹر ڈویژن کو ایک زبردست مقابلے کے بعد ۴/۳ سے شکست دے کر اپنے اعزاز کا کامیابی سے دفاع کیا۔ یہ چیمپئن شپ نیشنل سٹیڈیم لاہور میں کھیلی گئی۔

قومی سائیکلنگ چیمپئن

قومی سائیکلنگ چیمپئن شپ کا انعقاد ۳۱ دسمبر سے قذافی سٹیڈیم کے ساتھ واقع ویلڈ روم میں ہو رہا ہے۔ یہ چیمپئن شپ ۴ جنوری ۹۱ء تک جاری رہے گی۔ اس چیمپئن شپ میں ملک کی تمام نامور ٹیمیں شریک ہوں گی۔ جن میں چاروں صوبوں سمیت سات ملحقہ یونٹ شامل ہیں۔ واپڈا، ریلوے اور پاکستان آرمی کی ٹیموں نے پہلے ہی اس چیمپئن شپ میں شرکت کی تصدیق کر دی ہے۔

زاہد فضل کی وضاحت

ویسٹ انڈیز کے خلاف ٹسٹ کیپ حاصل کرنے والے نوجوان بیٹسمین زاہد فضل کو شائقین اوول کے ہیرو اور سابق کپتان فضل محمود کا صاحبزادہ سمجھتے ہیں۔ زاہد فضل نے وضاحت کی ہے کہ ان کا تعلق سیالکوٹ سے ہے اور ان کے والد کا نام فضل الٰہی ہے۔ اور وہ سیالکوٹ میں کاروبار کرتے ہیں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مقبول احمد صاحب خالد کی بچی عسبانہ مقبول بعمر ایک سال بعارضہ اسہال علیل ہے۔

○ مکرم خالد محمود صاحب اسد۔ سلہو کے چٹھہ کی والدہ صاحبہ کو آنکھوں کی تکلیف ہے۔ چھوٹی بہن کے معدہ میں السر ہے نیز ان کی اہلیہ گردہ کی تکلیف کے باعث علیل ہیں۔

○ مکرم منور چوہدری صاحب آف چھنیاں کی بیٹی جس کی عمر ایک ماہ ہے بعارضہ نمونیہ شدید بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

○ مکرم محمد اکبر صاحب اقبال بعارضہ تکلیف معدہ بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب صدر جماعت پنڈی دھوتڑاں کا پوتا عزیز یاسر محمود بعارضہ دمہ بیمار ہے۔

○ مکرم میاں عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی پروپرائیٹر الکریم جیولرز کراچی لمبے عرصہ سے صاحب فراش چلے آرہے ہیں۔ پہلے ان کا گردے کا اپریشن ہوا پھر شدید قسم کا یرقان ہو گیا اور جگر نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ آغا خان ہسپتال میں داخل کروا کر علاج کرایا گیا لیکن خاطر خواہ افاقہ نہ ہونے پر ان کے بیٹے انہیں گھر لے آئے۔ جہاں اب دیسی علاج ہو رہا ہے۔

○ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مربی سلسلہ نیو جرسی امریکہ میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔

○ مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب کی خوش دامن عرصہ ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں اور کوئٹہ میں زیر علاج ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو کامل شفا عطا فرمائے۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب آف بھارکھان بلوچستان کے والد محترم چھ دسمبر کو ربوہ میں وفات پاگئے۔ موصوف محلہ دار الفتوح میں قیام پذیر تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

نمایاں کامیابی

○ گزشتہ دنوں ضلع ساؤتھ کراچی کے جملہ گرلز سیکنڈری سکولز کی طالبات کا ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ جس کا عنوان "قلم تلوار سے زیادہ طاقتور ہے" تھا اس میں اس ضلع کے تمام سکولز کی منتخب طالبات نے حصہ لیا۔ بی۔ایم۔بی سیکنڈری گرلز سکول صدر کراچی کی طرف سے خاکسار کی بیٹی منزہ صادقہ جماعت نہم شامل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عزیزہ اس مقابلہ میں سیکنڈ آئی اور انعام کی مستحق ٹھہریں۔ مشہور افسانہ نگار محترمہ حسینہ معین نے انعامات تقسیم کئے اور عزیزہ کو شاباش دی۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ عزیزہ کے لئے یہ انعام آئندہ مزید انعامات کا پیش خیمہ ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ عزیزہ کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ کراچی

ولادت

○ مکرم منور چوہدری صاحب اور محترمہ روبینہ شائق صاحبہ چھنیاں کو اللہ تعالیٰ نے دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم محمد رمضان شائق صاحب نصیر آباد ربوہ کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام توبیہ منور عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم ملک عبدالسمیع صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام رمیزہ ملک عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے کی پڑنواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۸۴۱ میں محمد رفیق ولد برکت علی قوم اعوان پیشہ عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان ع۱ گلی ۴ دھرم پورہ (مصطفےٰ آباد) لاہور حال جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۸۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) دکان واقع ۱۸۵ علامہ اقبال روڈ دھرمپورہ لاہور مالیتی -/۱,۰۰,۰۰۰ روپے (۲) مکان ۱ گلی ۴ واقع دھرمپورہ برقبہ تین مرلہ مالیتی -/۱,۰۰,۰۰۰ روپے (۳) مکان ۱۷۸ ع اطاؤن شپ لاہور برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی -/۵,۰۰,۰۰۰ روپے (۴) کیش -/۲۰,۰۰۰ روپے ڈیپازٹ پاکستان میں۔ اس وقت مجھے DM 400 گذارہ الاؤنس نیز مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس و پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد رفیق دھرمپورہ لاہور حال جرمنی۔ گواہ شد نمبر۱ سید سلیم احمد گیلانی وصیت نمبر ۲۵۸۴۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالشکور اسلم خان جرمنی۔

مسل نمبر ۲۷۸۴۲ میں فردوس عزیز یعقوب ولد مکرم عبدالعزیز DAENG PASARAK پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال بیعت ۲۰/۱۲/۷۲ ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) ۱/۲ حصہ مکان برقبہ 12x7 اور 6x7 مالیتی -/5.000.000 روپے (۲) ۱/۲ حصہ اسٹیٹ لینڈ برقبہ 350 مربع میٹر مالیتی -/2.623.000 روپے (۳) زمین برقبہ 500 مربع میٹر مالیتی -/400.000 روپے میزان -/8.025.000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/131.900 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/50.000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ فردوس عزیز یعقوب انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱ عبدالعزیز DAENG PASARAK والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد JUNAID انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۷۸۴۳ میں ظہیر احمد کھوکھر ولد مولانا منیر الدین احمد مربی سلسلہ قوم کھوکھر پیشہ مربی سلسلہ عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۸۳ تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/980 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظہیر احمد کھوکھر کوارٹر ۸۳ تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ منیر الدین احمد مربی سلسلہ کوارٹر ۸۳ تحریک جدید ربوہ والد موصی۔ گواہ شد نمبر۲ غلام مصطفےٰ صادق وصیت نمبر ۱۲۴۱۷ افسر امانت تحریک جدید۔

مسل نمبر ۲۷۸۴۴ میں عمران راشد ولد عبدالحفیظ خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/32 دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) نقد رقم جو ملازمت سے پس انداز ہوئی -/۱۱۰۰۰ روپے (۲) سائیکل پرانا مالیتی اندازاً -/۵۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۳۲۵ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عمران راشد 13/32 دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ نثار احمد خان مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۹۹۵۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالحفیظ خان وصیت نمبر ۱۵۹۸۱۔ والد موصی۔

مسل نمبر ۲۷۸۴۵ میں فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری محمد علی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 60 ر۔ب کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) کانٹے طلائی وزنی ۱۰ گرام مالیتی -/۳۰۸۰ روپے (۲) حق مہر -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فاطمہ بیگم زوجہ محمد علی صاحب چک 60 ر۔ب ضلع فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر۱۔ ناظر علی خان صدر جماعت چک نمبر 60 ر۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر۲۔ محمد علی خان خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۲۹۶۱۔

ایٹم کتنا بڑا ہوتا ہے؟

ایٹم ایک انتہائی چھوٹی چیز ہے جو نظر نہیں آسکتی اور طاقتور خوردبین کی مدد سے بھی بمشکل نظر آتی ہے۔ ایٹم کتنا بڑا ہوتا ہے اس کا اندازہ لگانے کے لئے ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک دلچسپ حساب دیا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ پانی کے ایک قطرے میں کتنے ایٹم ہوتے ہیں۔ اس کا حساب یوں لگایا جا سکتا ہے کہ اگر دنیا کی ساری آبادی پانچ ارب لوگ ایک قطرے کے ایٹم گننے بیٹھ جائیں اور ہر شخص ایک سیکنڈ میں ایک ایٹم گنے تو معلوم ہے یہ پانچ ارب لوگ کتنی دیر میں ایک قطرے کے ایٹم شمار کر لیں گے؟ اگر ایک منٹ میں شمار کر لیں تو حساب یہ ہوگا کہ قطرے میں ایٹموں کی تعداد ۵ ارب × ۶۰ یعنی ۳۰۰،۰۰ ارب ہے مگر نہیں ٹھہریے۔ ایک منٹ نہیں۔ زیادہ وقت لگے گا۔ ایک گھنٹہ دس گھنٹے۔ ایک دن نہیں نہیں پورے تیس ہزار سال درکار ہوں گے!

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کے لئے شعبہ امداد طلبہ کے لئے عطایا

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے مستحق، نادار اور یتیم طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

تو یہ سمجھ کر کریں کہ یہ زندگی بھر کا کام ہے جیسے انگریزی میں LIFE TIME JOB کہتے ہیں اور جب آپ نمازوں کو سنوار رہے ہونگے ان کی اصلاح کر رہے ہونگے ان میں نئی تزئین کا اہتمام کر رہے ہونگے تو آپ کا وہی حال ہوجائیگا

؎ آرائشِ جمال سے فارغ نہیں ہنوز
پیشِ نظر ہے آئینہ دائم نقاب میں

یعنی میں تو اپنے حُسن کی آرائش سے فارغ ہی نہیں ہو رہا بلکہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے نقاب کے اندر ایک آئینہ ہے جو ہمیشہ میرے پیشِ نظر ہے۔ غالب نے دنیا کے محبوب کے متعلق یہ کہا ہے اس پر تو یہ مضمون صادق نہیں آسکتا کیونکہ نقاب کے اندر آئینہ رہ ہی نہیں سکتا۔ نقاب کے اندر جو تزئین کرتا ہے، آرائش کرتا ہے وہ تو نقاب اٹھا کر دکھانے کی خاطر کیا کرتا ہے لیکن ایک ایمان والے کے اوپر یہ شعر ضرور صادق آجاتا ہے۔ کیونکہ صاحبِ ایمان اپنی تزئین نقاب کے اندر رہ کر کرنا چاہتا ہے۔ نماز کا ایک اخفا سے گہرا تعلق ہے تبھی قرآن کریم دکھاوے کی نمازوں کو رد کرتا ہے اور ان پر لعنت ڈالتا ہے۔ اس لحاظ سے نماز کے مضمون پہ تو یہ شعر بہت ہی عمدگی سے صادق آتا ہے۔ ایک ایمان والا جب اپنی نمازوں کی آرائش میں مصروف ہوتا ہے تو وہ دوسروں کی نگاہوں سے اوجھل رہ کر بڑی رازداری سے نمازوں کو سنوار سنوار کر ادا کر رہا ہوتا ہے۔ گویا کہ لوگوں کی نظروں سے مخفی دائم ایک آئینہ ہے جس میں وہ منہ دیکھتا چلا جارہا ہے اور اپنے چہرے کو زیادہ حسین بناتا چلا جارہا ہے۔ خدا کرے کہ جماعت احمدیہ کو اس قسم کی نمازوں کو قائم کرنے کی توفیق ملے۔ بڑی کثرت کے ساتھ صاحبِ لقاء ہم میں پیدا ہوجائیں جو خدا کی طرف بڑھنے لگیں اور خدا کو دیکھنے لگیں اور اس کا لطف محسوس کرنے لگیں اس کے حسن کی لذت میں زیادہ جذب ہونے لگیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶۔ دسمبر ۱۹۸۵ء)

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

کا کہنا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے کو الگ تھلگ اور تنہا محسوس کرتے ہیں وہ دباؤ کے وجہ سے زیادہ تکلیف اور بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر اورنش کا تجربہ زیادہ دلچسپ ہے۔ انہوں نے تنہائی پسند مریضوں کو ایک دوسرے کے کپڑے دھونے اور ایسے ہی دوسرے کام کرنے کو کہا جس سے ان میں بیماری کے مقابلہ کی صلاحیت پیدا ہوگی۔

ہو سکتا ہے بعض لوگوں کے لئے سمجھنا مشکل ہو کہ بے لوث خدمت اور فائدہ بخشی صحت کے لئے کس طرح مفید ہو سکتی ہے اور ان کو یہ طریق عزت نفس کے خلاف نظر آئے۔ پھر بھی اس حقیقت سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہم مل جل کر رہنے والی مخلوق ہیں جو ایک دوسرے پر اعتماد کرنے اور ایک دوسرے کی احتیاج پوری کرنے پر طبعاً مجبور ہیں۔ ایسی صورت میں اگر کسی ہمسائے یا ساتھی کی خدمت میں ہمیں بھی فائدہ پہنچے تو اس میں کیا برائی ہے؟

اس امر کو ذہن میں رکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ مخلوق اللہ کی عیال ہے اور اللہ کو وہ شخص بہت محبوب ہے جو اس کے عیال سے محبت رکھتا ہے کتنا باثر اور پر حکمت معلوم ہوتا ہے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

کی حامل ہوتی۔

لوحِ قلب پر یادیں تو بے شمار مرتسم ہیں مگر طوالت کے ڈر سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ یار زندہ صحبت باقی۔

ادارہ الفضل کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ وفات یافتگان کے سلسلہ میں واقعات یا تاریخوں کو چیک کر سکے۔ یہ تمام تر ذمہ داری مضامین لکھنے والوں پر ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا خیال رکھیں۔

قدیمی ـــ اوّلین ـــ شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
فون ۷۳۹۹۷
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
برانچیں
کراچی: فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور: ۱-D-۳ گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان: فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ـــ مینجر

خبریں

ملکی خبریں

○ صدر پاکستان نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جسکے تحت اغوا برائے تاوان کے مجرم کی سزا موت یا عمر قید ہوگی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملک میں تمام تقرریاں صرف اہلیت کی بنا پر ہوں گی اور ملک سے کلاشنکوف کلچر کو ختم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات کراچی میں اسلامی جمہوری اتحاد کے ۲۰۔ رکنی وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔

○ ایٹمی توانائی کا عالمی ادارہ پاکستان کیساتھ تعاون بڑھائے گا۔ یہ بات عالمی ادارے کے پروفیسر نارمن نے پاکستان کے دورے پر کہی انہوں نے پاکستان کی ایٹمی توانائی کے شعبے میں ترقی کی شاندار الفاظ میں تعریف کی۔ اور کہا کہ اب پاکستان اس مرحلے پر ہے کہ دوسرے ملکوں کو فنی امداد کی پیشکش کر سکتا ہے۔

○ ایٹمی توانائی کمشن کے چیئرمین مسٹر منیر احمد خان نے کہا ہے کہ پاکستان نے صرف ایسے ایٹمی ری ایکٹر کے معائنے کی پیشکش کی ہے جو دوسرے ملکوں سے درآمد کئے گئے ہیں۔ تاہم جو ایٹمی ترقی ہم نے اپنے ذرائع سے کی ہے اس کے معائنہ کی اجازت دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

○ مؤتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ کشمیر میں مسلسل انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی جارہی ہے۔

○ صدر غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ ہم کسی کے کندھوں پر سوار ہو کر ۲۱ ویں صدی میں داخل نہیں ہوں گے۔ ہمیں ادھار کی بیساکھیاں پھینکنا ہوں گی۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی نے کہا ہے کہ بہت جلد ڈاکوؤں اور قاتلوں کو پھانسیاں لگنا شروع ہوجائیں گی۔

○ پاکستان میں امریکی سفیر مسٹر رابرٹ اوکلے نے متنبہ کیا ہے کہ اگر پاکستان میں منشیات کو روکا نہ گیا تو پاکستان بھی کولمبیا بن جائیگا۔

○ ملک بھر میں ملک گیر لوڈ شیڈنگ ۲۳، دسمبر سے شروع ہو جائے گی۔ ۲۷ روزہ لوڈ شیڈنگ کے دوران شہروں کے گھریلو صارفین متاثر نہیں ہوں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات کا سلسلہ جاری ہے۔ ۳ شہروں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ مزید ۲۰ افراد فسادات میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اسطرح سے تین دن میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۱۸۰ ہو گئی ہے۔ ایودھیا میں بابری مسجد کو گرا کر مندر تعمیر کرنے کی مہم میں جس کا نئے سرے سے آغاز جمعرات کو ہوا یہ فسادات ہوئے ہیں۔ زخمیوں میں بارہ پولیس والے اور ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شامل ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی جو جدوجہد جاری ہے اسمیں بھارتی فوج نے مزید ۶۔ افراد کو شہید اور کئی لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ سری نگر میں بھارتی فوج پر ایک بم پھینکا گیا جس سے ایک بھارتی فوجی ہلاک اور سات دیگر زخمی ہو گئے۔

○ امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ڈک چینی نے کہا ہے کہ عراق سے تمام یرغمالیوں کی رہائی کے باوجود خلیج کے مسئلہ کے پُرامن حل کی توقع نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق کویت میں برابر اپنی فوجی قوت بڑھا رہا ہے اور ابھی تک کوئی ایسے آثار نہیں ملے جس سے ظاہر ہو کہ عراق اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

○ امریکہ اور یورپی برادری نے روس کو خوراک کی ہنگامی امداد کی منظوری دی ہے۔

○ عراق کے وزیر خارجہ مسٹر طارق عزیز ۱۷۔ دسمبر کو امریکہ پہنچیں گے۔ تاہم امریکی وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر کے عراق کے جوابی دورے کی تاریخ پر ابھی تک اتفاق نہیں ہو سکا۔

○ امریکہ اور روس کے درمیان ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی کے سمجھوتے پر اس ماہ کے آخر تک دستخط ہونے کا امکان ہے۔ یہ بات سوویت یونین کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈورڈ شیورناٹزے کے دورہ امریکہ کے دوران کہی گئی۔

○ پولینڈ کی مزدور یونین سالیڈیریٹی کے رہنما مسٹر لیخ ویلیسا پولینڈ کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔

○ بنگلہ دیش میں ۳۔ سینئر جرنیلوں کو اہم عہدوں سے ہٹا دیا گیا۔